بہشتی مقبرہ

ہوتا ہے!

***

قادیانی قبرستان کی شرمناک و ہولناک داستان جہاں جنّت کے نام پر جہنم کی

"ایڈوانس بکنگ" ہوتی ہے!

یادِ ماضی عذاب ہے یارب چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

وہ وقت کتنا حسین تھا' وہ دن اپنے دامن میں کتنی بہاریں لئے ہوئے تھے۔ وہ لمحے کتنے پرمسرت اور فرحت بخش تھے' جب میں چنیوٹ سے سرگودھا جانے والی سڑک کے کنارے دریائے چناب کے پل سے تھوڑی دور واقع ایک وسیع و عریض میدان تھا' دریائے چناب میرے پڑوس سے گزرتا' میں اس کی ہنستی کھیلتی اچھلتی کودتی لہروں کی شوخیاں اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور کبھی پانی کی مست خرامی کی نغمگی کو سن کر جھوم جھوم جاتا۔ مشرق سے طلوع ہوتے سورج کی روشن روشن کرنیں مجھ پر پڑتیں۔ اور ہر روز مجھے ایک نئی روشنی اور جوانی عطا کرتیں۔ نسیم سحر مجھ سے لپٹ لپٹ کر جاتی' شبنم میرا منہ دھوتی' موسلادھار بارشیں مجھے نہلاتیں۔ شفق کی سرخی مجھے رعنائیاں عطا کرتی' کالی گھٹائیں میری آنکھوں میں کاجل لگاتیں' صبح مشرق کی کوکھ سے طلوع ہونے والا سورج سارا دن روشنی کی بزم سجا کر اپنے اجالوں سمیت مغرب کی گود میں سو جاتا تو رات کو چاند کی خنک چاندنی میرے قلب و جگر کو ٹھنڈک پہنچاتی' میں چرخ نیلو فری پر چمکتے ستاروں سے جی بھر کر باتیں کرتا اور پھر رات کو چلنے والی ٹھنڈی میٹھی ہوائیں اپنی رسیلی آواز میں مجھے لوریاں دیتیں اور تھپک تھپک کر سلا دیتیں۔ میں ایک شہزادے کی زندگی گزار رہا تھا۔ جس کی خدمت کے لئے درجنوں خادم ہر وقت دست بستہ کھڑے ہوں۔

وقت اپنے متحرک پہیوں سے اپنی منزل کی جانب دوڑتا رہا' زمانہ کروٹیں بدلتا رہا۔ ماہ و سال کی گردش جاری رہی' لیل و نہار آتے جاتے رہے' ایک دن میرے کانوں نے خوشخبری سنی کہ ہندوستان آزاد ہو رہا ہے۔ اور میرا وجود پاکستان میں شامل ہو رہا ہے۔ خوشی سے مجھ پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور میرا ذرہ ذرہ اللہ کی حمد میں مصروف ہو گیا۔ ہزاروں آرزوئیں اور تمنائیں میرے دل میں مچلنے لگیں' میں وطن آنے والے قافلوں کے مسافروں کے پاؤں چومنے کے لئے تڑپنے لگا میں آرزوئیں کرنے لگا کہ آزادی وطن کا کوئی مجاہد میرے کسی حصہ کو اپنا مسکن بنا لے سب کچھ لٹا کر آگ و خون کا دریا عبور کر کے آنے والے مجھ پر اپنی بستی بسا لیں'

لیکن میری حسین آرزوئیں اس وقت راکھ کا ڈھیر بن گئیں۔ جب میرے کانوں میں یہ روح فرسا خبر پڑی کہ کائنات کی بدترین جماعت یعنی قادیانی جماعت جس نے ہندوستان میں جعلی نبوت کا ڈرامہ رچایا' میرے پڑوس میں ڈیرے ڈال رہی ہے ۔ اور ایک خطرناک منصوبے کے تحت انہوں نے مجھ پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اس دن میں چیخیں مار مار کر رویا' گریہ و زاری کرتے کرتے میری آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ اور میرا دامن آنسوؤں سے بھیگ گیا۔ ابھی سنبھلنے نہ پایا تھا کہ ایک دن مجھے پتہ چلا کہ قادیانیوں نے مجھے اپنا قبرستان بنا لیا ہے اور میرا نام بہشتی مقبرہ رکھ دیا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے دو دھاری خنجر سے میرا سینہ چاک کر کے اس میں مرچیں بھر دی ہیں۔ میں حیران و پریشان تھا کہ ان کے گرو گھنٹال مرتد اعظم مرزا قادیانی نے تو قادیان میں ایک قبرستان بنایا تھا۔ جس میں وہ اپنے مرتدوں کی میتیں دفن کرتا تھا۔ اور اس نے اس قبرستان کا نام بہشتی مقبرہ رکھا تھا۔ اب قادیانیوں کی قادیان سے یہاں منتقلی سے بہشتی مقبرہ کیسے منتقل ہو گیا۔ یہ کتنا بڑا جھوٹ اور کتنا بڑا فراڈ ہے۔ لیکن جلد ہی ذہن مطمئن ہو گیا کہ جھوٹی نبوت میں ہر جھوٹ جائز ہے۔ قادیانی گروہ در گروہ آنے لگے میرے پڑوس میں انہوں نے ایک شہر آباد کیا۔ جس کا نام ربوہ رکھا۔ میں قادیانیوں کی منحوس اور پھٹکار شدہ صورتیں دیکھتا تو مجھے متلی ہونے لگتی۔ سادہ لوح اور غریب مسلمانوں کو مفت زمین کا لالچ دے کر انہیں ربوہ لایا جانے لگا اور یوں مرتدوں نے پاکستان میں مرتد سازی کی مہم شروع کر دی۔ پھر میں ان کی زبانوں سے ملک و ملت کے خلاف خوف ناک باتیں سننے لگا۔ پاکستان پر حکومت کرنے کے منصوبے بننے لگے اور وطن عزیز کے خلاف سازشوں کے جال تیار ہونے لگے۔ ملک دشمن عناصر اور دشمن ممالک کے جاسوسوں کی ربوہ میں آمدورفت شروع ہو گئی۔ ایک دن مجھے خبر ملی کہ ایک قادیانی مرتد مر گیا ہے۔ اور اسے مجھ میں دفن کرنے کے لئے لایا جا رہا ہے۔ مارے خوف کے میں لرز لرز گیا اور بے اختیار فضا میں میری چیخیں پھیلنے لگیں۔ میت کو قبرستان لایا گیا۔ پچاس ساٹھ آدمی جنازے کے ساتھ آئے' ایک آدمی رجسٹر لے کر آیا اس نے رجسٹر سے مرنے والے کا نام تلاش کیا اور دیکھا کہ آیا مرنے والے نے

اپنی کل جائیداد کا دسواں حصہ قادیانی جماعت کو ادا کیا ہے یا نہیں۔ حساب ٹھیک نکلا' مردے کو کلیرنس سرٹیفکیٹ NOC دے دیا گیا۔ میرے سینے پر اس مردے کی قبر کھدنے لگی' کسی اور کدال کی ضربوں سے میرا جسم ٹوٹنے لگا۔ قبر تیار ہو گئی' مردے کو قبر میں لٹا دیا گیا اور اوپر سے مٹی ڈال دی گئی۔ میں نے ڈرتے ڈرتے ایک نظر مردے پر ڈالی۔ مردہ کیا تھا بیلنے سے نکلا ہوا گنا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ موت کے فرشتوں نے خوب چھترول کر کے روح نکالی ہے۔ میت سے اس قدر بدبو کے طوفان اٹھ رہے تھے کہ میرا دماغ ابلنے لگا۔ میرا سانس گھٹنے لگا' جلد ہی میں نے دیکھا کہ اللہ کے فرشتے ہاتھوں میں لمبے لمبے گرز لئے بجلی کی سرعت سے آ پہنچے۔ مردے سے سوال و جواب ہونے لگے۔ لیکن مردہ ہر سوال کے جواب میں اول فول بکتا۔ پھر مردے کا ریمانڈ شروع ہو گیا' قبر میں آگ لگ گئی۔ اوپر سے گرزوں کی بارش شروع ہو گئی۔ سانپوں بچھوؤں اور دیگر خطرناک حشرات الارض نے مردے کی چیر پھاڑ شروع کر دی۔ مردہ اتنی زور سے چیختا کہ میرے پورے وجود میں ارتعاش پیدا ہو جاتا۔ اسی اثناء میں' میں نے باہر دیکھا تو مین گیٹ کے پاس بہشتی مقبرے کا مینجر مردے کی وصول ہونے والی رقم کے نوٹ مسکرا مسکرا کر گن رہا تھا۔ پھر ایک دن دوسرا مردہ آیا اس مرتد کے ساتھ بھی یہی میزبانی برتی گئی۔ پھر مردے آنے کی رفتار تیز ہوتی گئی۔ اور میرا نازوں سے پلا جسم داغدار ہوتا چلا گیا۔ پھر ایک دن مجھے خبر ملی کہ صوبہ سندھ سے ایک مردہ تدفین کے لئے لایا جا رہا ہے۔ اس دن میں رویا بھی اور ہنسا بھی۔ رویا اس بات پر کہ پہلے میں سمجھتا تھا کہ صرف ربوہ کی غلاظت ہی میرے اندر دفن ہو گی اور میرا حلقہ مرتداں صرف ربوے تک محدود ہے' لیکن اس دن پتہ چلا کہ میرا حلقہ مرتداں پوری دنیا ہے۔ پوری دنیا سے کوئی بھی قادیانی اپنی جائیداد کا دسواں حصہ دے کر مجھ میں دفن ہو سکتا ہے۔ اور ہنسی آئی سندھ سے آنے والے مردے پر کہ پیارے تمہاری چھترول کا کوٹہ تو متعین ہے۔ وہیں اپنا کوٹہ وصول کر لیتے اتنا سفر طے کرنے کا کیا فائدہ۔ ایک دن خبر ملی کہ مرزا قادیانی کی لاڈلی بیوی نصرت جہاں بیگم مجھ میں دفن ہونے کے لئے تشریف لا رہی ہے۔ اس دن چھترول کا پروگرام ڈبل اور سپیشل تھا۔ نصرت جہاں بیگم

بغیر چندے کے دفن ہوئی کیونکہ مرزا قادیانی نے بہشتی مقبرہ کے بارے میں کہا ہے کہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے کل جائیداد کا دسواں حصہ دینا شرط ہے لیکن میرے اہل خانہ اور میری اولاد اس چندہ سے مستثنیٰ ہو گی۔ قادیانی مردے آتے رہے' میری آبادی بڑھتی رہی۔ گرز برستے رہے۔ آگ کے شعلے بھڑکتے رہے۔ دھواں اٹھتا رہا۔ سانپ پھنکارتے رہے۔ بچھو ڈستے رہے۔ مردے تڑپتے رہے۔ کان پھاڑ دینے والی چیخیں بلند ہوتی رہیں اور بہشتی مقبرے کا جنرل مینجر دولت کے انبار لگاتا رہا۔ یوں تو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے ہر قادیانی کی داستان بڑی ہی عبرتناک ہے۔ لیکن کچھ موقعوں پر ایسی ہولناک مار پیٹ اور خوف ناک چیر پھاڑ ہوئی کہ میں انہیں قیامت تک فراموش نہ کر سکوں گا۔

جب بہشتی مقبرے کا افتتاح یعنی پہلا مردہ دفن ہوا۔
جب مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم کی آمد ہوئی۔
جب مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر الدین محمود آیا۔
جب مرزے کی بیٹی امتہ الحفیظ کی ارتھی آئی۔
جب جلال الدین شمس مردود ہوا۔
جب جنرل اختر ملک زندان قبر میں پہنچا۔
جب مرزا ناصر مردار ہوا۔
جب ظفر اللہ خاں کو لایا گیا۔
جب شیزان فیکٹری کا مالک شاہنواز قبر میں گاڑا گیا۔

بہشتی مقبرے کے چاروں طرف دیواریں کی ہوئی ہیں۔ احاطہ کے اندر قبریں بڑے اہتمام سے بالکل سیدھی قطاروں میں بنائی گئی ہیں۔ قبروں کو سنگ مرمر' چینی ٹائلوں اور رنگین چپس کے فرشوں سے سجایا گیا ہے۔ قبروں پر مردوں کے سرھانے ان کا تعارف اور وصیت نمبر (قیدی نمبر) تحریر ہیں۔ قبروں کے درمیان راستے میں پھول دار پودے بھی لگائے گئے ہیں۔ رات کو ٹیوب لائٹس اور مرکری کے قمقمے روشن کئے جاتے ہیں۔ جس سے رنگین پتھریلی قبریں چمکنے لگتی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر

قادیانی بڑے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن میرا یہ سارا میک اپ طوائف کا سنگھار ہے۔ میں قادیانی رائل فیملی کے لئے سب سے منافع بخش ایجنسی ہوں۔ میری ایک ایک فٹ جگہ ہزاروں روپے میں فروخت ہوتی ہے۔ لندن فرار ہونے سے قبل مرزا طاہر اکثر میرا معائنہ کرنے کے لئے آیا کرتا تھا۔ وہ چاروں طرف نظریں گھما گھما کر اور مسکرا کر مجھے یوں دیکھتا جیسے کوئی بہت بڑا جاگیردار اپنی جاگیر کو دیکھنے آیا ہو۔ یا کوئی صنعت کار اپنے کارخانے کا دورہ کر رہا ہو۔

اے رب ذوالجلال! بہشتی مقبرے کے نام پر دنیا کا سب سے بڑا فراڈ ہو رہا ہے۔ جہاں جنت کے نام پر جہنم کی ایڈوانس بکنگ ہو رہی ہے۔ قادیانی رائل فیملی قبر فروشی کا دھندہ کر کے گلچھرے اڑا رہی ہے۔ اے میرے مالک! میرا نام بہشتی مقبرہ ایسے ہی ہے۔ جیسے سانپ کا نام حیات بخش' بچھو کا نام روح افزاء اور انگاروں کا نام پھول رکھ دیا جائے اور میرا بہشت سے وہی تعلق ہے جو مرزا قادیانی کا جنت سے۔ اے خداوندا! میرا وجود گالی بن چکا ہے۔ میں اطراف عالم میں رسوا ہو چکا ہوں۔ بسوں' کاروں' ویگنوں میں سوار مسافر جب سڑک پر میرے قریب سے گزرتے ہیں۔ تو میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور میری طرف منہ کر تھوکتے ہیں۔ میرا معاشرے میں وہی مقام ہے۔ جو فلتھ ڈپو کا! جس طرح سارے علاقے کی غلاظتیں اکٹھی کر کے فلتھ ڈپو میں پھینک دی جاتی ہے۔ اسی طرح ربوہ اور سارے پاکستان سے قادیانی مرتد زندیق' گستاخان رسولؐ اور غداران وطن مجھ میں پھینک دیئے جاتے ہے۔ اے سمیع و بصیر! میں بڑی حسرت کی نگاہ سے دیگر قبرستانوں کو دیکھتا ہوں۔ تو اپنی قسمت پر ماتم کرتا ہوں اور روتے روتے میری ہچکیاں بندھ جاتی ہیں۔ وہ بھی تو قبرستان ہیں' جہاں شہید آرام فرما ہیں۔ جہاں تیرے دین کے لئے لڑنے والے غازی محو استراحت ہیں۔ جہاں شیوخ القرآن جنت کی بہاریں لوٹ رہے ہیں۔ جہاں شیوخ الحدیث ابدی نیند سو رہے ہیں۔ جہاں حفاظ قرآن کی منور قبریں ہیں۔ جہاں مفسرین و محدثین جنت کی رحمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اور اک بختوں کا مارا میں' ہوں جہاں صرف مرتد' زندیق گستاخ رسولؐ" آلہ کاران یہود و نصاریٰ اور غداران ملک و ملت دفن ہیں۔

میرے مولا! میرے اعصاب شل ہو چکے ہیں۔ میری روح کچلی جا چکی ہے۔ میرے انگ انگ سے ٹیسیں اٹھتی ہیں' میرا دماغ ہنڈیا کی طرح ابل رہا ہے۔ میرا جگر عرق غم بن کر آنکھوں کے راستے بہہ گیا ہے۔ میرا وجود کانٹوں پر لٹائی لاش ہے۔ میرا دل دہکتا ہوا آتش فشاں ہے۔ میرے جذبات اکلوتے بیٹے کی موت پر ماں کے بین ہیں' میرے احساسات لق و دق صحرا میں دم توڑتے پیاسے کی موت کی ہچکیاں ہیں۔ میرے خیالات میرے جھلسے ہوئے وجود کا دھواں ہیں میرا ماضی بیوہ کا لٹا ہوا سہاگ ہے۔ میرا حال پھانسی چڑھے جواں کے جسم کی تڑپ اور مستقبل شکاری کتوں کے نرغے میں پھنسا ہوا ہرن جو آسمان کی طرف منہ اٹھائے زندگی کی بھیک مانگ رہا ہو۔ یاحی یاقیوم! میرا پیٹ مرتدوں اور زندیقوں سے بھر چکا ہے۔ اب صبر کا دامن ہاتھوں سے چھوٹ رہا ہے۔ اب قیامت لے آ۔ اسرافیل سے کہہ دے کہ صور پھونک دے۔ اور میں اپنے پیٹ سے یہ غلاظتیں باہر پھینک دوں۔ اور تیرے فرشتے دنیا کے ان عظیم مجرموں کو پابہ زنجیر حشر کے میدان میں کھینچتے ہوئے لے جائیں۔ اور پھر تیرے حکم سے یہ جہنم میں پھینک دیئے جائیں۔ مولا! مجھ دکھی کی فریاد سن لے۔ مولا میری التجا سن۔ مولا میری التماس سن لے مولا! میری درخواست سن لے۔

سسکیاں ۔ ہچکیاں ۔ آنسو ۔ چیخیں

بہشتی مقبرہ کے بارے میں قادیانی عقائد

بہشتی مقبرہ بہشتی لوگ :۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے فرمایا کہ نماز سے کوئی بیس یا پچیس منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے۔ یعنی جو اس میں دفن ہو گا وہ بہشتی ہو گا۔ (مکاشفات ص ۳۳ مولفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

جنت ارضی

فاوحی الی ربی و اشار الی ارض و قال انھا الارض تحتھا الجنۃ فمن د

فن فیھا دخل الجنتہ و انہ من الامنین ۰

ترجمہ :۔ تو خدا تعالیٰ نے مجھے وحی کی اور ایک زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ وہ زمین ہے۔ جس کے نیچے جنت ہے۔ پس جو شخص اس میں دفن ہو گا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اور وہ امن پانے والوں میں سے ہے۔ (الاستفتاء عربی ص ۵۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھایا گیا۔ جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور پھر الہام ہوا۔

" کل مقابر الارض لا تقابل ھذا الارض " روئے زمین کی تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ (مرزا غلام احمد قادیانی کے مکاشفات ۵۹ مولفہ محمد منظور الٰہی صاحب)

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی فیس

" تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہو گا۔ جو یہ وصیت کرے کہ اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہو گا کہ ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہو گا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ فیس ادا کرنے والا جہاں بھی مرے، جنتی ہے۔ اگر کوئی صاحب دسویں حصہ جائیداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً" اس کی موت ایسی ہو مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت کو لانا متنذر ہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہو گا کہ گویا وہ اس قبرستان میں دفن ہوا ہے اور جائز ہو گا کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر واقعات لکھے جائیں۔" (الوصیت ص ۱۱ تا ۲۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا اور اس کے اہل و عیال کے لئے کوئی فیس نہیں

" میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا تعالیٰ نے استثناء رکھا ہے

باقی ہر ایک مرد ہو عورت ہو ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہو گی اور شکایت کرنے والا منافق ہو گا۔" (الوصیت ص ۱۱ تا ۲۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی وصیت نہ کرنے والا منافق

" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ہے جو وصیت نہیں کرتا وہ منافق ہے اور وصیت کا کم از کم چندہ ۱۰/ حصہ مال کا رکھا ہے۔" (منہاج الطالبین مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ص ۱۹)

جنت کا دروازہ کھل گیا: " اگلے زمانہ میں انبیاء اپنے بعض خاص خاص مریدوں کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دیا کرتے تھے اور یہاں تو یہ نظر آتا ہے کہ بہشت کا دروازہ کھل گیا ہے صرف ذرا کھڑا ہونے اور قدم اٹھانے کی دیر ہے۔" (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۲۵ مورخہ ستمبر ۱۹۳۶)

بہشت سے اخراج' چندہ ضبط: " بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفتہ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو مومن وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ کے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت ادا نہ کرے گا۔ نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت انجمن کار پرداز ان مصالح قبرستان کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار ہے اور جس قدر روپیہ وہ وصیت میں ادا کر چکا ہے۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہو گا۔" (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان) (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۶ء)

ابوبکرؓ کے ہم پلہ: " آج تمہارے لئے ابوبکر سی فضیلت حاصل کرنے کا موقع ہے اور وہ بہشتی مقام موجود ہے جہاں تم وصیت کر کے اپنے پیارے آقا المسیح الموعود کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو اور چونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود رسول کریمؐ کی قبر میں دفن ہو گا اس لئے تم اس مقبرہ میں دفن ہو کر خود رسولؐ اکرم کے پہلو میں دفن ہو گے اور تمہارے لئے اس خصوصیت میں ابوبکر کے ہم پلہ ہونے کا موقع

ہے۔" (افسر بہشتی مقبرہ کا اعلان مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۹۹ مورخہ ۲ فروری ۱۹۱۵ء)

مرزا قادیانی کی چاندی کی قبر: "ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔" (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۵۴ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۶ء)